**DAWN EDITORIALS**
**With URDU Translation**

Date: 03-Aug-2023

# Join Whatsapp group:

## Link No #01

**https://chat.whatsapp.com/HfrvhmPJvGmKnQLyhL61RH**

## Link No #02

**https://chat.whatsapp.com/IKQxKnu3r3p7rC249xOsoc**

**03016739424**
**03476897801**

**Admin Matee Ur Rehman mayo**

03476897801

# CSS PMS PPSC FPSC PREPARATION

To add in Whatsapp group contact : +923016739424

| ***Shortcuts to nowhere*** | کہیں بھی شارٹ کٹس |
|---|---|
| SEEKING ways to get around the crucial reform agenda the country has to implement, in order to escape its regular cycles of boom and bust, is as old a reflex as the reform اصلاح agenda itself. For more than three decades it has been known that the country needs to expand its tax base, its export base and raise productivity to become competitive in products beyond simply textiles. It has been known that the power sector is riddled with inefficiencies and leakages that can only be rectified درست کیا if it undergoes deep-rooted reform of its governance and pricing structures. On all these issues — tax reform, state-owned enterprise (SOEs) reform (or outright privatisation) and power sector reform — the roadmaps are old, the emphasis زور is old, the priorities have been laid out as far back as the early 1990s. | اس اہم اصلاحاتی ایجنڈے کے ارد گرد حاصل کرنے کے طریقے تلاش کرنا جو ملک کو نافذ کرنا ہے، اپنے عروج اور ٹوٹ پھوٹ کے باقاعدہ چکر سے بچنے کے لیے، اتنا ہی پرانا اضطراری عمل ہے جتنا کہ خود اصلاحاتی ایجنڈا ہے۔ تین دہائیوں سے زیادہ عرصے سے یہ معلوم ہے کہ ملک کو ٹیکسٹائل کے علاوہ مصنوعات میں مسابقتی بننے کے لیے اپنے ٹیکس کی بنیاد، اپنی برآمدی بنیاد اورپیداواری صلاحیت کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ پاور سیکٹر ناکارہیوں اور رساو سے بھرا ہوا ہے جسے صرف اس صورت میں درست کیا جا سکتا ہے جب وہ اپنی گورننس اور قیمتوں کے ڈھانچے میں گہری جڑوں سے اصلاحات کرے۔ ان تمام مسائل پر — ٹیکس اصلاحات، سرکاری ملکیتی انٹرپرائز (SOEs) کی اصلاحات (یا سراسر نجکاری) اور پاور سیکٹر میں اصلاحات — روڈ میپ پرانے ہیں، زور پرانا ہے، ترجیحات 1990 کی دہائی کے اوائل میں طے کی گئی ہیں۔ |
| But little has actually been done on any of these fronts. Instead successive governments since then have preferred to search for shortcuts that enable a short term period of growth that are inevitably followed by a crash so severe the country lands up on the doorstep دہلیز of the IMF, with reserves depleted, the fiscal equation in blowout, inflation مہنگائی skyrocketing. The same adjustment follows every time: devaluation of the currency, hike in میں اضافہ interest rates, a rain of taxes, sharp contraction in expenditure and sharp hike in inflation.<br>to be capitalised by resources from existing SOEs, reportedly to the tune of Rs2.3 trillion. | لیکن ان میں سے کسی بھی محاذ پر حقیقت میں بہت کم کام کیا گیا ہے۔ اس کے بجائے اس کے بعد آنے والی حکومتوں نے ایسے شارٹ کٹس تلاش کرنے کو ترجیح دی ہے جو قلیل مدتی ترقی کو قابل بناتے ہیں جس کے بعد ناگزیر طور پر ایک کریش ہوتا ہے تاکہ ملک کی دہلیز پر آ جائے، ذخائر ختم ہو جائیں، مالیاتی مساوات میں IMF دھچکا، افراط زر آسمان چھوتی ہر بار ایک ہی ایڈجسٹمنٹ ہوتی ہے: کرنسی کی قدر میں کمی، شرح سود میں اضافہ، ٹیکسوں کی بارش، اخراجات میں شدید سکڑاؤ اور مہنگائی میں تیز اضافہ۔ موجودہ ایس ای او کے وسائل سے سرمایہ کاری کی جائے گی، مبینہ طور پر 2.3 ٹریلین روپے |
| The framework focuses on providing assets against dollars in government-to-government transactions. Its first test case was the transfer of operations of the Pakistan International Container Terminal (PICT) to the Abu Dhabi Ports Group. | فریم ورک حکومت سے حکومت کے لین دین میں ڈالر کے مقابلے میں اثاثے فراہم کرنے پر مرکوز ہے۔ اس کا پہلا ٹیسٹ کیس پاکستان کے آپریشنز کی ابوظہبی پورٹس (PICT)انٹرنیشنل کنٹینر ٹرمینل ) گروپ کو منتقلی تھی۔ کچھ لوگوں نے اس لین دین کو ایک خوفناک |

03476897801 واٹس ایپ گروپ جوائن کرنے کیلیے لنک پر کلک کریں 03016739424

https://chat.whatsapp.com/HfrvhmPJvGmKnQLyhL61RH

| | |
|---|---|
| Some people have tried to paint this transaction in a sinister light, thinking that somehow all of Karachi port has been given to Abu Dhabi. Nothing of the sort has happened. Only the rights to operate one terminal, consisting of a few berths, have been leased to AD Ports Group once the lease of the existing operator, also a foreign company, expired. | روشنی میں رنگنے کی کوشش کی ہے، یہ سوچ کر کہ کسی طرح کراچی کی تمام بندرگاہ ابوظہبی کو دے دی گئی ہے۔ ایسا کچھ بھی نہیں ہوا۔ پورٹس چند برتھوں پر مشتمل صرف ایک ٹرمینل کو چلانے کے حقوق گروپ کو ایک بار لیز پر دیئے گئے ہیں جب موجودہ آپریٹر، جو ایک غیر ملکی کمپنی بھی ہے، کی لیز کی میعاد ختم ہو گئی۔ |
| But as a test case of the new framework, the PICT deal is crucial اہم. Having shown that the ICTA works, that it can create sufficient confidence on the part of a foreign SOE to acquire operating assets in Pakistan, it can now be built upon. That's where the SIFC comes in.<br>The SIFC can now streamline the negotiation مذاکرات process, close deals under the ICTA, and use resources from the Sovereign Wealth Fund should any equity participation be required from Pakistan's side, to close deals in mining and agriculture as well. | لیکن نئے فریم ورک کے ٹیسٹ کیس کے طور پر، پی آئی سی ٹی ڈیل بہت اہم ہے۔ یہ ظاہر کرنے کے بعد کہ آئی سی ٹی اے کام کرتا ہے، کہ یہ غیر ملکی ایس او ای کی جانب سے پاکستان میں آپریٹنگ اثاثے حاصل کرنے کے لیے کافی اعتماد پیدا کر سکتا ہے، اب اس پر تعمیر کیا جا سکتا ہے۔ اسی جگہ ایس آئی ایف سی آتا ہے۔ ایس آئی ایف سی اب گفت و شنید کے عمل کو ہموار کر سکتا ہے، آئی سی ٹی اے کے تحت سودے بند کر سکتا ہے، اور اگر پاکستان کی طرف سے کسی ایکویٹی شرکت کی ضرورت ہو تو، کان کنی اور زراعت کے ساتھ ساتھ سودے بند کرنے کے لیے خودمختار دولت فنڈ سے وسائل استعمال کر سکتا ہے۔ |
| None of this is wrong or objectionable on the face of it. What would be wrong and objectionable is if this framework comes to be seen as a panacea علاج for reform, which is very likely to happen. What ails Pakistan is not just an inability to accumulate foreign exchange reserves. That is a symptom of the problem. What ails the country is the inability of its system to generate the liquidity required to operate a modern economy — the limited tax and export base, and the leakages in the power system and the burden of the SOEs, to name some of the top problems. If these remain as they are and we see massive بڑے پیمانے پر dollar inflows coming into the country against deals concluded under this new framework, we can rest assured that an old story is repeating itself, and its | اس کے چہرے پر کوئی بھی غلط یا قابل اعتراض نہیں ہے۔ کیا غلط اور قابل اعتراض ہوگا اگر اس فریم ورک کو اصلاح کے لیے ایک علاج کے طور پر دیکھا جائے، جس کے ہونے کا بہت امکان ہے۔ پاکستان کو جس چیز کا سامنا ہے وہ صرف زرمبادلہ کے ذخائر جمع کرنے میں ناکامی ہے۔ یہ مسئلہ کی علامت ہے۔ ملک کو جس چیز کا سامنا ہے وہ ہے اس کے نظام کا جدید معیشت کو چلانے کے لیے درکار لیکویڈیٹی پیدا کرنے میں ناکامی - ٹیکس اور ایکسپورٹ کی محدود بنیاد، اور کا بوجھ، کچھ سرفہرست مسائل کا نام SOEs پاور سسٹم میں رساو اور ہے۔ اگر یہ جوں کے توں رہیں اور ہم اس نئے فریم ورک کے تحت ہونے والے سودوں کے مقابلے میں ملک میں بڑے پیمانے پر ڈالر کی آمد کو دیکھتے ہیں، تو ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ ایک پرانی کہانی اپنے آپ کو دہرا رہی ہے، اور اس کا انجام کچھ مختلف نہیں ہوگا۔ یہ |

| | |
|---|---|
| ending will be no different. It will be nothing but another shortcut to nowhere.<br><br>Published in Dawn, August 3rd, 2023 | کہیں نہیں جانے کے لیے ایک اور شارٹ کٹ کے سوا کچھ نہیں ہوگا۔<br>ڈان، 3 اگست، 2023 میں شائع ہوا |
| | |
| | |
| **Dawn Editorial group** | https://chat.whatsapp.com/HfrvhmPJvGmKnQLyhL61RH |
| | |


## Dawn Editorial

https://chat.whatsapp.com/HfrvhmPJvGmKnQLyhL61RH

## One Paper Gk Preparation

https://chat.whatsapp.com/IKQxKnu3r3p7rC249xOsoc

## One Paper Gk Preparation

https://chat.whatsapp.com/DbbFoC8lzkSIvA1ttyhgnn

## One Paper Gk Preparation

https://chat.whatsapp.com/JfgczUvS2jN7xzBLXTXWZ8